سورۃ حم السجدہ - آیت 25

پیاری استاذہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

آج آپ نے اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے دوست کی اہمیت پر بات کی اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ جو TV کو دوست بناتے ہیں اور ویسا ہی سوچنے لگتے ہیں۔

استاذہ آپ نے بہت ہی اہم پہلو کی طرف توجہ دلائی جس میں آج بہت ساری خواتین مبتلا ہیں۔

میری بہت قریبی دوست ہیں ان کی زندگی TV کی وجہ سے انتہائی مشکلات میں رہی۔ وہ بتا رہی تھی کہ جب اسکی شادی ہوئی تو سسرال میں ایک ڈرامے کا بہت تذکرہ ہوتا اور باقاعدہ انتظار کیا جاتا اس ڈرامے کا نام تھا "ساس بھی کبھی بہو تھی" وہ کہتی ہیں جس طرح پاکستان میں مختلف گھروں میں ایک trend ہے ڈرامے دیکھے جاتے ہیں یہ بھی ویسا ہی کچھ ہوگا۔ مگر یہ اس سے کہیں زیادہ تھا۔ عموماً کھانے پر ان کرداروں کے بارے میں discussion کی جاتی دیکھا ہو نے یہ کیا ساس پر ظلم ہے بیٹا بیوی کی باتوں میں آگیا وغیرہ وغیرہ

اگر یہ باتیں discussion تک رہتیں تو ٹھیک تھی مگر اس کے سسرال والوں نے اپنی ایک ذہنیت بنالی کہ "بہو ہمیشہ بری ہوتی ہے۔ وہ بیٹے کے دماغ میں بدگمانیاں ڈالتی رہتی ہے۔ اس کی ہر بات ہر نیکی ہر خدمت میں مطلب چھپا ہے۔ وہ بیٹے کو لے کر الگ ہونا چاہتی ہے"......

میری دوست کہتی ہے کہ وہ دل وجان سے ساس سسر کی خدمت کرتی، نندوں کا خیال کرتی مگر وہ لوگ ہمیشہ ناراض رہتے اور شکایتیں کرتے رہتے۔ شوہر بغیر وجہ کے ہر وقت خفا۔ صبح سے رات تک گھر والوں کی خدمت، کام، کپڑے استری کرنا، ساس سسر کو دبانا، ساس کو نہلانا، ان کی دوا کا آرام کا خیال کرنا، کھانا بنانا وقت پر لگانا ــــ مگر سب خدمتوں کو "مطلب"

اور شک و شبے کی نظر سے دیکھا جاتا - اور اسکے برعکس کہا جاتا
فلاں کی بہو تو یہ اور یہ بھی کرتی ہے - پھر یہ طعنے مزید کہ یہ نہ
سوچنا یہ سب کر کے گھر بسا دے نام لگا دیں گے یا تمہیں گاڑی
مل جائے گی -

میری دوست نے الھدیٰ کا کورس کر رکھا ہے اور اُس وقت کچھ کلاسز
بھی لیتی تھی تاکہ قرآن سے جڑی رہے اور تزکیہ ہوتا رہے - مگر ہر بات
میں کسی کوتاہی پر کلاس یا قرآن کو طعنہ بنا دیا جاتا اور شوہر
کو کہا جاتا یہ گھر بنانے والی بیوی نہیں اسے تو پھرنے کا شوق ہے -
الحمدللہ ماشااللہ میری دوست کا کہنا ہے کہ استاذہ کے لیکچرز نے
ہمیشہ تقویٰ، صبر اور احسان کی طرف رہنمائی کی - اور وہ کہتی
ہے میں بُردباری اور باتیں سننے کے بعد نفل پڑھ کر اللہ سے رحمت
، مدد اور آسانی کی دعا کرتی - ان کے ساتھ اچھا اور احسان والا
خوش اخلاقی کا معاملہ رکھا - کبھی اپنے ماں باپ بہن بھائیوں کو
سسرال کے بارے میں شکایت نہ لگائی -
الحمدللہ اللہ نے اس پر رحمت کی اور شوہر کو overseas
جاب مل گئی اب وہ وہاں settle ہے - مگر کہتی ہے کہ اس
T.V. کے ناسور کی وجہ سے وہ ابھی تک اپنے سسرال والوں کا
دل اور ذہن نہیں بدل سکی -

استاذہ مجھے یہ یاد کر کے وہ حدیث جو آپ نے سنائی یاد آ گئی کہ کچھ
لوگ خیر اور کچھ لوگ شر کی چابی ہوتے ہیں - TV کو دوست
بنانے والے شر کی چابی ہوتے ہیں کیونکہ وہ جھوٹ اور جھوٹی
دنیا میں رہتے ہیں اور ہر چیز پر خیر کو شک کی نظر سے دیکھتے
ہیں اور خیر کا رستہ روک لیتے ہیں -

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں خیر کی چابی اور
شر کا تالا بنائے - (آمین)

والسلام ،

آپکی دعاؤں میں منتظر